سٹرابیری کی کاشت

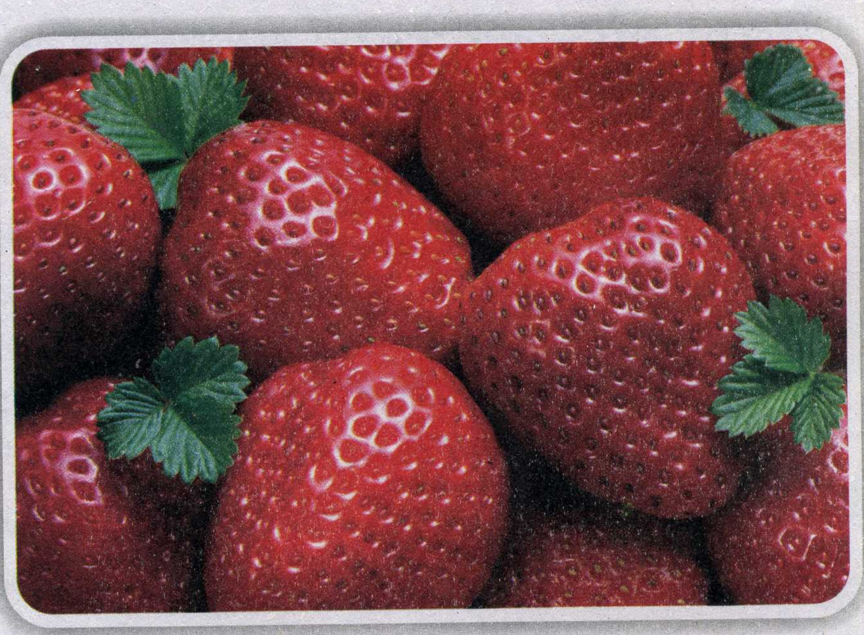

ہارٹیکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ جھنگ روڈ فیصل آباد

Ph: 041-9201690, Email: director_hri@yahoo.com

سٹرابیری کی کاشت

سٹرابیری ایک پھلدار چھوٹا پودا ہے ۔ سائنسی زبان میں اس کو فریگیر یا انانا سا (Frageria annanasa) کہا جاتا ہے۔ یہ ایک دیدہ زیب خوشبودار اور بہت نازک پھل ہے جس کے بیج پھل کے باہر کی سمت ہوتے ہیں جبکہ گودا اندر رہتا ہے۔ اس کا پھل کھانے کے علاوہ جیم، جیلی، مربہ، چٹنی وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے۔ پھل نرم، رنگت گلابی سے سرخ اور شکل مخروطی ہوتی ہے۔ اس کا پھل اپنی مٹھاس اور معمولی ترش ذائقے کی وجہ سے دنیا بھر میں مقبول ہے۔ حیاتین "ج" عام پھلوں کی نسبت وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ انسانی خوراک اور طبی خواص کے حوالے سے یہ پھل خاص مقام رکھتا ہے۔ دنیا میں سٹرابیری کی کاشت تجارتی پیمانے پر امریکہ، ترکی، سپین، مصر اور جنوبی کوریا میں ہوتی ہے۔ پاکستان میں پہلی بار 1951 میں اس کی ترقی دادہ اقسام درآمد کی گئیں اور تجربات کے بعد ان میں سے صرف دو اقسام کلنڈائیک اور مشنری کی سفارش کی گئی مگر پھل کو کوئی خاص پذیرائی حاصل نہ ہو سکی لیکن اب اس پھل کی کاشت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ پچھلے چند سالوں سے اس پھل کی کاشت صوبہ پنجاب میں شیخوپورہ، ننکانہ صاحب، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات، لاہور، قصور، منڈی بہاالدین، سرگودھا، راولپنڈی، جہلم اور چکوال کے علاقوں میں ہو رہی ہے جبکہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں اس کی کاشت ضلع سوات، ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہری پور، مردان، چارسدہ اور پشاور کے علاقوں میں ہو رہی ہے۔

پاکستان میں سٹرابیری کا زیر کاشت رقبہ 78 ہیکٹرز اور پیداوار 274 ٹن ہے
(شماریات پاکستان 2009-2008)۔

غذائی اہمیت

100 گرام سٹرابیری کے پھل میں غذائی اجزا کی مقدار

غذائی اجزا	مقدار	غذائی اجزا	مقدار
پروٹین	0.07 گرام	آئرن	1.0 ملی گرام
پانی	89.9 گرام	سوڈیم	1.0 ملی گرام

چکنائی	0.5 گرام	پوٹاش	164 ملی گرام
نشاستہ	8.4 گرام	وٹامن اے	60 آئی یو
ریشہ	1.3 گرام	تھایامین	0.07 ملی گرام
راکھ	1.5	رائبوفلیون	0.07 ملی گرام
کیلشیم	21 ملی گرام	نیاسین	0.6 ملی گرام
فاسفورس	21 ملی گرام	حیاتین (ج)	59 ملی گرام

آب وہوا

سٹرابیری کی کاشت سرد مرطوب آب وہوا سے لے کر سرد ترین آب وہوا میں کی جاسکتی ہے مگر موسم سرما میں کورا پڑنے سے اس کی کونپلیں بری طرح متاثر ہوتی ہیں اس لئے ایسے علاقے جہاں کورا پڑنے کے زیادہ امکانات ہوں وہاں کورے سے بچانے کے لئے حفاظتی اقدامات نہایت ضروری ہیں۔ایسے علاقے جہاں درجہ حرارت اور ہوا میں نمی کی مقدار معتدل ہو سٹرابیری کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ہیں۔

زمین

سٹرابیری کی کاشت کے لئے گہری میرا، زرخیز اور نمدار زمین نہایت موزوں ہے بشرطیکہ اس میں پانی کا نکاس اچھا ہو۔کلراٹھی، سیم زدہ اور ہلکی زمین اس کی کاشت کے لئے موزوں نہیں۔

افزائشِ نسل

سٹرابیری کو بذریعہ بیج کاشت کیا جاسکتا ہے مگر اس طریقے سے اس کی اچھی پیداوار کے لئے دو سال تک انتظار کرنا پڑتا ہے دوسرا طریقہ نباتاتی یعنی ساق رواں (Runner) کا استعمال ہے۔ساق رواں پودے کی شاخوں پر بنتے ہیں اور ایک مادری پودے سے تقریباً بیس سے پچیس ساق رواں حاصل ہوتے ہیں ساق رواں سرد علاقوں خاص کر وادی سوات میں موسم گرما میں تیار کئے جاتے ہیں جو کہ ستمبر اکتوبر میں میدانی علاقوں میں کھیت میں منتقل کئے جاتے ہیں جن سے فروری کے آخر سے اوائل مئی تک پھل کی برداشت کی جاتی ہے۔

وقتِ کاشت

پنجاب کے میدانی علاقوں میں سٹرابیری کے ساقِ رواں کھیت میں منتقل کرنے کا وقت ستمبر اکتوبر ہے جبکہ موسمی حالات کے مطابق وسط نومبر تک لگائے جا سکتے ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں ساقِ رواں لگانے کے لئے موزوں وقت موسم بہار ہے۔

زمین کی تیاری اور طریقہ کاشت

سٹرابیری کے ساقِ رواں منتقل کرنے سے ایک تا ڈیڑھ ماہ قبل زمین میں 8 تا 10 ٹرالیاں گوبر کی گلی سڑی کھاد یا دو ٹرالی مرغی خانہ کی کھاد فی ایکڑ ڈالیں اور زمین میں 4 تا 6 مرتبہ ہل چلائیں تاکہ زمین اچھی طرح نرم اور بھربھری ہو جائے پھر سہاگے کی مدد سے ہموار کرلیں۔ اس کے بعد کھیلیاں بنائیں جن کا درمیانی فاصلہ اڑھائی فٹ ہو اور ان کی اونچائی 6 تا 9 انچ ہو۔ پھر ان کھیلیوں کے اوپر 6 تا 9 انچ کے فاصلے پر ساق رواں لگائیں۔ اس طرح ایک ایکڑ رقبہ میں تیس سے پینتیس ہزار پودے لگائے جاسکتے ہیں۔

جڑی بوٹیاں تلف کرنا

سٹرابیری کی اچھی پیداوار لینے کے لئے ضروری ہے کہ کھیت میں موجود جڑی بوٹیوں کی مسلسل تلفی کی جائے یعنی ہر دس سے بارہ دن کے وقفے سے ہلکی گوڈی کریں۔ پودوں کی جڑیں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اس لئے ہمیشہ ہلکی گوڈی کرنی چاہئے تاکہ گوڈی کے دوران جڑوں کو نقصان ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

کھادوں کا استعمال

سٹرابیری کے ساقِ رواں اور پھل کی بڑھوتری کے لئے نامیاتی اور غیر نامیاتی کھادوں کی مناسب مقدار میں ضرورت ہوتی ہے اس مقصد کے لئے زمین کا تجزیہ کروانا بہت ضروری ہے تاکہ کھادوں کی مناسب مقدار کا تعین کیا جا سکے۔ زرخیز زمینوں میں عام طور پر پودے لگانے سے ایک مہینہ پہلے گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 8 تا 10 ٹرالیاں فی ایکڑ ڈالنی چاہئے جبکہ زمین کی تیاری کے دوران چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (SSP) ایک بوری پوٹاشیم سلفیٹ اور آدھی بوری یوریا ڈالی جائے اور یوریا کی بقایا آدھی بوری پھول نکلنے کے وقت ڈالی جائے۔

آبپاشی

ساق رواں لگانے کے فوراً بعد آبپاشی بہت ضروری ہے اس کے بعد ضرورت کے مطابق 7 سے 10 دن کے وقفے سے پانی لگائیں۔ اگر پانی صحیح مقدار اور صحیح وقت پر نہ لگایا جائے تو پودوں کی پیداوار بری طرح متاثر ہوتی ہے اور پھل بھی کم لگتا ہے۔ جب پھول اور پھل بن جائیں تو موسم اور زمین کی خاصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے 4 سے 5 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں تاکہ پھلوں کی نشوونما اچھی طرح سے ہو سکے۔ پانی اتنی مقدار میں دیں کہ کھیلیوں پر نہ چڑھنے پائے۔

پودے کے نیچے پلاسٹک یا پرالی بچھانا

یہ ان اقسام کے لئے لازمی ہے جو ماہ جون میں پھل دیتی ہیں۔ سٹرابیری کے پودوں کا قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے پھل زمین کے ساتھ لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے پھل کی رنگت اور کوالٹی خراب ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر پودوں کے نیچے زمین پر پرالی یا پولیتھین پلاسٹک بچھا دیا جائے تو پھل زمین کے ساتھ نہیں لگتا جس سے کوالٹی اور رنگت اچھی رہتی ہے اور منڈی میں اچھے دام ملتے ہیں۔

بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کا تدارک

ہمارے علاقے میں سٹرابیری محدود پیمانے پر کاشت ہو رہی ہے اس لئے پاکستان میں بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کا حملہ بہت کم ہوتا ہے۔ بعض علاقوں میں جڑ کی سڑن (Phytophthora)، منہ سڑی (Anthraxnose) اور پھپھوندی کی بیماریاں (Rhizocotonia) دیکھی گئی ہیں۔ ان بیماریوں پر قابو پانے کے لئے کاشتکار کو بروقت آبپاشی کے ساتھ پھپھوندی کش زہر ٹاپسن ایم استعمال کرنی چاہیے۔ تنے کی سنڈیوں کے لئے کونفیڈار زہر استعمال کی جا سکتی ہے۔

پرندوں سے حفاظت

بعض اوقات سٹرابیری کی فصل کو پرندے خاص طور پر کوّے اور طوطے بہت نقصان پہنچاتے ہیں اس صورت میں کھیت کے قریب ڈھول یا پوٹاش کی دھماکہ خیز آوازیں پیدا کریں تاکہ پرندے ڈر کر اڑ جائیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں پرندوں کو کنٹرول کرنے کے لئے تمام کھیت پر جال لگا دیا جاتا ہے جس سے تمام فصل پرندوں کے حملے سے محفوظ رہتی ہے۔ ایک دفعہ خریدا ہوا جال چار پانچ سال تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔

برداشت

برداشت کا انحصار موسمی حالات، پودے کی قسم اور کاشتی عوامل پر ہے۔ میدانی علاقوں میں برداشت مارچ کے اوائل میں شروع ہو جاتی ہے۔ پہاڑی علاقوں میں سٹرابیری کی برداشت آخر اپریل یا مئی کے پہلے ہفتے میں شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا پھل اُس وقت برداشت کیا جائے جب پھل پک کر تیار ہو جائے۔ اگر پھل پکنے سے پہلے توڑ لیا جائے تو پھل تُرش ہو گا۔ پھل کے ساتھ ہمیشہ ڈنڈی کو بھی توڑیں۔ اگر پھل کو دور دراز علاقے میں بھیجنا مقصود ہو تو اس صورت میں مکمل پکے ہوئے پھل بھیجنے سے گریز کرنا چاہئے بلکہ معمولی سخت حالت میں برداشت کر کے بھیجیں۔ سٹرابیری کا تمام پھل ایک ہی وقت پر نہیں پکتا اس کے پھل کو ہر دوسرے تیسرے دن برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ایک کھیت سے 6 سے 9 دفعہ پھل توڑا جاتا ہے۔ پیداوار 300 سے 400 کلو گرام فی ایکڑ ہے۔

پیکنگ

سٹرابیری کا پھل نرم ہوتا ہے اس لئے اس کی مناسب درجہ بندی اور پیکنگ اشد ضروری ہے۔ سٹرابیری کے زیادہ پکے ہوئے پھلوں کو دوسرے پھلوں سے علیحدہ رکھیں ایسا پھل جیم جیلی بنانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سٹرابیری کا پھل ایک یا دو کلو کے ڈبے میں بند کریں۔ سٹرابیری کے پھل کی ترسیل کے لئے ضروری ہے کہ ہر پھل کو علیحدہ علیحدہ ٹشو پیپر میں لپیٹیں۔ پھل کی ہر دو تہوں کے درمیان ٹشو پیپر کا استعمال کریں اور پھلوں کو مت دبائیں۔

اقسام

اچھی قسم کا انتخاب زیادہ اور معیاری پیداوار لینے کے لئے بہت اہم ہوتا ہے اس لئے محکمہ کی سفارش کردہ اقسام ہی کاشت کی جائیں۔ سٹرابیری کی اقسام درج ذیل ہیں۔

1. مشنری (Missionery)

یہ قسم قدرتی طور پر بذریعہ بیج امریکہ کی ریاست ورجینیا میں 1900ء میں دریافت ہوئی۔ بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے کم سرد اور معتدل آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھل ذائقہ میں ترش اور رنگت میں گہرا سرخ ہوتا ہے۔ موسم کی گرمی کی وجہ سے پھل کی سختی نرمی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور دور دراز منڈیوں کی

طرف اس کی نقل وحمل میں پھل خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

2. کلنڈائیک(Klondyke)

یہ قسم امریکہ کی ریاست لوزیانہ میں 1901 میں دو اقسام (پکر پروف اور ہوف مین) کے ملاپ سے تیار کی گئی۔اس کی پیداوار اور پھل کا سائز درمیانے درجے کا ہونے کے باوجود ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے جنوبی علاقوں میں تیس سال سے زائد عرصے تک یہ قسم اول درجے کی اقسام میں شمار ہوتی رہی۔اس قسم کے پودے کافی مقدار میں ساقِ رواں پیدا کرتے ہیں اور موسم گرما کو بھی بہتر طور پر برداشت کر سکتے ہیں۔پھل کا ذائقہ ترش،رنگ گہرا سرخ اور سائز درمیانہ ہوتا ہے جبکہ پھل قدرے نرم ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے اسے صرف تازہ حالت میں کھانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے اور پھل کو نقطہ انجماد پر 14 دن تک اور 5 ڈگری سینٹی گریڈ پر سات دن تک سٹور کیا جاسکتا ہے۔

3. ہاورڈ(Howard)

یہ ایک مخلوط قسم ہے جو کریسنٹ اور ہاورڈ نمبر 1 کے اختلاط سے 1909 میں امریکہ کی ریاست مساچوسٹس میں معرض وجود میں آئی۔اس کے پھل کا سائز نسبتاً بڑا،رنگ چمکدار سرخ اور ذائقہ اچھا ہوتا ہے۔یہ سب سے زیادہ پیداوار دینے والی اقسام میں شمار ہوتی ہے کیونکہ اس کے پودے قد میں بڑے اور صحت مند ہوتے ہیں اور پتوں کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔یہ اگیتی قسم ہے اور کافی مقدار میں ساقِ رواں پیدا کرتی ہے۔اس کے پھول کورا برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

4. بلیک مور(Black More)

سٹرابیری کی یہ قسم 1930ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے جنوبی علاقوں میں متعارف ہوئی اور پھل کی معیاری سختی پیداوار و ذائقہ کی بناء پر بہترین اقسام میں شمار ہونے لگی۔یہ اگیتی قسم ہے اور اس کے پتے بڑے،پودا پھیلنے والا،پھل اور گودے کا رنگ سرخ اور ذائقہ ترش مگر خوشبودار ہوتا ہے۔یہ قسم امریکہ میں خصوصاً شمالی کیرولینا کے علاقے میں زیادہ رقبے پر کاشت کی جارہی ہے۔یہ قسم دھوپ میں اور اچھے نکاس والی ریتلی میرا زمین میں بہتر پیداوار دیتی ہے۔پودا سخت جان ہونے کی وجہ سے درمیانے درجے کی خشک سالی کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا پھل گرم مرطوب آب وہوا میں گلنے سڑنے سے محفوظ رہتا ہے

5. چانڈلر (Chandler)

سٹرابیری کی اس قسم کا پودا پھیلا ہوا جھاڑی نما ہوتا ہے جس سے اچھے معیار کی زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ یہ قسم امریکہ کی یونیورسٹی آف کیلی فورنیا میں 1983ء میں متعارف ہوئی۔ پھل کا سائز کافی بڑا اور مضبوط ہوتا ہے اور اس کا پھل 60 تا 75 دن میں برداشت ہو جاتا ہے۔ پھل کی شکل مخروطی، رنگ چمکدار سرخ جبکہ ذائقہ انتہائی منفرد ہوتا ہے۔ پھل کو تازہ حالت میں کھانا بہتر ہے اور اسے نقطہ انجماد پر بہت اچھے معیار کے مطابق 14 دن تک جبکہ 5 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت پر 7 دن تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

مرتبین:

محمد افضل جاوید	ناظم اثمار
محمد اشفاق	ماہر اثمار
محمد معاذ عزیز	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر
جاوید اقبال	نائب ماہر اثمار
محمد کاشف رضا	اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر